تبصرہ کتب

نام کتاب : ندوۃ السیرۃ النبویہ

ناشر: جمعیتہ الدعوۃ الاسلامیہ العالمیہ، طرابلس

سال اشاعت : ۱۹۸۶

قیمت : درج نہیں

سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر کثیر تعداد میں کتب طبع ہوتی رہتی ہیں۔ مسلمان دنیا کے جس خطہ میں بھی آباد ہیں وہ سیرت طیبہ کو اپنی تحریر و تقریر کا موضوع بناتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کی ہر زندہ زبان میں سیرت طیبہ پر مطبوعہ مواد موجود ہے۔ کیونکہ سیرت طیبہ سے وابستگی ذریعہ نجات بھی ہے اور دنیوی کامرانی کی نوید بھی۔

زیر تبصرہ کتاب "ندوۃ السیرۃ النبویہ" ذات رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستگی کی ایک کڑی ہے۔ جمعیتہ الدعوۃ الاسلامیہ العالمیہ طرابلس لیبیا نے ۱۹۸۲ء میں سیرت طیبہ کے موضوع پر دو روزہ سیمینار منعقد کیا۔ جس میں عالم اسلام کے نامور سیرت نگاروں، اہل علم، محققین اور دانشوروں نے شرکت کی۔ زیر نظر کتاب اسی سیمینار کی کارروائی پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں ۹ علمی مقالات اور سیمینار میں پیش کئے گئے مقالات اور اہل علم کے سوالات اور وضاحتیں "تعقیبات" کے عنوان سے شامل اشاعت ہیں۔ عربی زبان میں چھپنے والی اس کتاب میں درج ذیل علمی مقالات شامل ہیں۔

۱۔ ہم سیرت طیبہ کا مطالعہ کیوں کرتے ہیں؟

۲۔ حیات رسول میں جہاد کا پہلو

۳۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے مقاصد کے حصول میں پیش آمدہ مشکلات

۴۔ معجزات نبوی
۵۔ اسلامی ورثے میں اسرائیلیات
۶۔ ہجرت ۔ اسلامی ریاست کی تعمیر کی خشت اول
۷۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن حکیم کی نظر میں
۸۔ حیات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چند معاشرتی پہلو
۹۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت خاتم النبیین

مذکورہ بالا موضوعات سے واضح ہوتا ہے کہ عالمی دانشوروں نے سیرت طیبہ کے اہم پہلو متعارف کرائے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ یہ حقیقت بھی سامنے آئی ہے کہ دو روزہ سیمینار میں اسوۂ حسنہ کے تمام پہلوؤں کا احاطہ نہیں ہو سکا۔ کیونکہ سیرت طیبہ حیات انسانی کے جملہ پہلوؤں کے لئے منبع رشد و ہدایت ہے۔

پہلے مقالہ "لماذا ندرس السیرۃ ؟" میں فاضل مقالہ نگار نے سیرت طیبہ کا مطالعہ کرنے کے سات اسباب بیان کئے ہیں۔ جن کی بناء پر ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ سیرت طیبہ سے اپنا تعلق مضبوط بنائے۔ اسباب یہ ہیں۔

الف :۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا مطالعہ اس لئے ضروری ہے کہ روئے زمین پر پائے جانے والے احوال حیات میں حیات رسول صحیح ترین ہونے کا درجہ رکھتی ہے کیونکہ حیات رسول کے جملہ پہلو محفوظ ہیں۔ اور ان میں ظن و تخمین سے کمی بیشی ممکن نہیں۔

ب :۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا مطالعہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ مسلمانوں کو اطاعت رسول کا حکم دیا گیا ہے۔ بلکہ رسول کی اطاعت کو درحقیقت اللہ تعالی کی اطاعت قرار دیا گیا ہے۔ اور اطاعت رسول سیرت طیبہ سے آگہی کے بغیر ممکن نہیں۔

ج :۔ سیرت طیبہ کے مطالعہ سے اسلامی شعائر سے واقفیت حاصل ہوتی ہے نیز سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی عبادات کی بجاآوری کا حتمی معیار ہے۔

د :۔ سیرت طیبہ کے مطالعہ سے ہی ہم اسلام دوست اور اسلام دشمن قوتوں سے واقف ہوتے ہیں۔ نیز ہمیں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ نور نبوت کی شعاعوں سے معاشرے کے کون کون سے طبقے محروم ہوئے اور کیوں؟

ہ :۔ سیرت طیبہ کے ذریعے ہم تاریخ اسلامی کے عمدہ ترین اور مقدس ترین عہد کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں اور ہمیں اس امر پر فخر ہے کہ ہم ایسی برگزیدہ امت کے افراد ہیں جس کا ماضی سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہے۔

و :۔ سیرت طیبہ کے مطالعہ سے ہم زندگی کے کٹھن پہلوؤں اور حیات انسانی کے مشکل مراحل کے بارے میں بھی معلومات حاصل کرتے ہیں۔ دکھ' تکلیف اور نامساعد حالات میں صبر کرنے' دین کے لئے قربانی دینے اور جان و مال کا نذرانہ پیش کرنے کے لئے درس حاصل کرتے ہیں۔ اسوۂ حسنہ کے اس پہلو سے قوت حاصل کرکے زندگی میں پیش آنے والی مصیبتوں اور مشقتوں کو برداشت کرنے کا حوصلہ پاتے ہیں۔

ز :۔ ہم سیرت مبارکہ کا مطالعہ اس لئے بھی کرتے ہیں کہ آج کے بدلتے ہوئے حالات میں حیات رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے رہنمائی حاصل کر سکیں۔ جن حالات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی' جہاد میں شرکت فرمائی' غیر مسلموں سے معاہدے کئے اور مواخات کا نظام قائم کیا۔ اگر آج بھی ویسے ہی حالات درپیش ہوں۔ تو اسوۂ حسنہ سے رہنمائی حاصل کرکے امت مسلمہ میں رہنمائی اور خدمت کا فریضہ سرانجام دیں۔

اس کتاب میں دوسرا مقالہ "جہاد" کے موضوع پر ہے۔ فاضل مقالہ نگار نے جہاد کا لغوی اور اسلامی مفہوم متعین کرنے کے بعد عہد رسالت میں جہاد کے مختلف مراحل بیان کئے ہیں۔ اور ان کی رائے ہے کہ حیات رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں جہاد دفاع ذات اور اسلامی عقیدہ کے تحفظ وبقاء کے لئے تھا۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان عددی قلت اور بے سروسامانی کے باوجود طاقتور دشمن پر ہمیشہ غالب رہے۔ کیونکہ انہیں نصرت ایزدی حاصل رہی اور اسلامی فتوحات پیغام رسالت کی حقانیت کا منہ بولتا ثبوت ہیں (ص ۲۷)۔

پروفیسر محمد الترکی التاجوری نے تیسرے مقالے میں ان مشکلات اور دقتوں کا جائزہ لینے کی کوشش کی ہے۔ جو خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلامی دعوت کے ابتدائی عرصہ میں پیش آئیں۔ یہ مقالہ بعثت سے پہلے کے حالات کا بھی احاطہ کرتا ہے۔ چنانچہ اس میں سفر شام، حجر اسود کی تنصیب، حرب فجار، حلف الفضول اور آپ کے صادق و امین ہونے کے واقعات تحریر کئے گئے ہیں۔ فاضل مقالہ نگار نے عرب معاشرے کی ایسی رسوم اور عادات بھی بیان کی ہیں جو دعوت اسلامی کے راستے میں حائل ہوئیں۔ چنانچہ غلامی کا نظام، آباء کی اندھی تقلید اور بت پرستی ایسی معاشرتی برائیاں تھیں جو اہل عرب کو اسلام کی دعوت قبول کرنے سے روکتی تھیں (ص ۵۰-۵۱)۔ تاہم ہادی کامل نے ان برائیوں کا ایک ایک کرکے قلع قمع کر دیا اور اسلام کا پیغام انسانیت کو پہنچایا۔

نظام نبوت میں معجزات کو ایک خاص مقام حاصل رہا ہے۔ کیونکہ انبیاء علیہم السلام پیغام ربانی کو مقبول بنانے اور انسانی اذہان پر ہدایت الہٰی کو مرتسم کرنے کے لئے معجزات کا اظہار کرتے رہے۔ زیر تبصرہ کتاب کا چوتھا مقالہ اسی موضوع سے بحث کرتا ہے۔ اس مقالے میں معجزات کا مفہوم، حدود وقیود اور ان کے انسانی ذہن پر مرتب ہونے والے اثرات واضح کرکے معجزات کے بارے میں اسلاف کے نظریات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

"اسلامی ورثہ میں اسرائیلیات" پانچویں مقالے کا موضوع ہے۔ فاضل مقالہ نگار نے واضح کیا ہے کہ اسلامی علوم وفنون اور تہذیب وثقافت میں جو یہودی اور عیسائی روایات داخل ہوئیں وہ "اسرائیلیات" کہلاتی ہیں (ص ۷۷) جبکہ دیگر اہل علم کی رائے ہے کہ اسلام میں جو کچھ باہر سے داخل ہوا وہ سب کچھ اسرائیلیات میں شامل ہے اور وہ مبالغہ گردانی تحریف اور غلط بیانی کے سب امور کو اسی ضمن میں شمار کرتے ہیں۔ فاضل مقالہ نگار نے اپنے طویل مقالہ میں اسرائیلیات کی ابتداء، ان کی نشوونما کے اسباب اور مراکز، اسلامی ادب میں ان کی حیثیت اور اسلامی ادب پر ان کے اثرات کا تفصیلی جائزہ پیش کیا ہے۔

فاضل مقالہ نگار کی رائے میں "اسرائیلیات" ایسے قصے کہانیاں ہیں جو محض خرافات کا درجہ رکھتی ہیں اور انہیں دینی ثقافت سے کوئی نسبت نہیں۔ قومی ثقافت کے حوالے سے یہ

پرانے خیالات اور غیر مہذب دور کے افکار کا مجموعہ ہیں۔ اس لئے فاضل مقالہ نگار نے تجویز کیا ہے کہ موجودہ فکری یلغار کا مقابلہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ مسلمان اپنے دینی ادب اور اسلامی ثقافت کو اسرائیلیات سے پاک کریں۔

ہجرت مدینہ کو اسلامی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت حاصل ہے۔ کیونکہ ہجرت مدینہ کو اسلامی ریاست کی خشت اول قرار دیا جاتا ہے۔ چھٹے مقالے کا یہی عنوان ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مکی زندگی کی مشکلات کے دور سے گزر کر جب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے مدینہ منورہ پہنچے تو ہر طرح کی کامرانیاں ان کے لئے چشم براہ تھیں چنانچہ آپ نے مدینہ منورہ میں اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی ایسی ریاست جسے وحی کی تائید اور پیغام حاصل رہا (ص ۱۶۱)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنھا کا قول ہے کہ: "کان خلقہ القرآن" کہ قرآن حکیم اخلاق نبوی کا ترجمان ہے۔ ساتویں مقالے میں اس حقیقت کو واضح کیا گیا ہے کہ قرآن حکیم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کس طرح تصویر کشی کی ہے۔ فاضل مقالہ نگار کی رائے ہے کہ قرآن حکیم نے ذات رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات سعیدہ کے جملہ پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے (ص ۱۶۷) تاہم اس مقالہ میں ایسی آیات پیش کی گئی ہیں جن کا تعلق بشریت رسول اور نبوت سے ہے اور چالیس آیات قرآنیہ اور تفاسیر کی مدد سے مقالہ ترتیب دیا گیا ہے۔

آٹھویں مقالے کے ذریعے حیات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض معاشرتی پہلوؤں سے متعارف کرایا گیا ہے۔ اس مقالے میں نبوی معاشرے کے امتیازات بیان کرتے ہوئے انسانی حقوق' انسان کی معاشرتی ذمہ داریاں' باہمی تعاون اور اجتماعی تعلقات' اور معاشرتی اخلاق کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔

زیر نظر کتاب کا آخری مقالہ "ختم نبوت" جیسے دقیق' اہم اور علمی موضوع سے متعارف کراتا ہے۔ فاضل مقالہ نگار پروفیسر رجب ساسی نے قرآنی آیات' بشارات نبویہ' اور دیگر احادیث کے ذریعہ ختم نبوت کا موضوع واضح کیا ہے۔ ان کی رائے میں آپ کا کامل نمونہ ہونا اور پوری انسانیت کی ہدایت کے لئے مبعوث ہونا بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

مذکورہ بالا سطور میں ہم نے کتاب "ندوۃ السیرۃ النبویہ" کا مختصر تعارف پیش کیا ہے یہ کتاب بلند پایہ نو علمی مقالات کا مجموعہ ہے۔ جس کے ہر فاضل مقالہ نگار نے اپنے اپنے موضوع کو علمی انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

زیر نظر کتاب کے مطالعہ سے چند ایسے پہلو بھی اجاگر ہوئے جو کتاب پر نظرثانی کا تقاضا کرتے ہیں۔

۱۔ مقالات کی زبان یکساں نہیں ہے۔ بعض مقالات آسان زبان ہیں جبکہ بعض نہایت دقیق زبان میں تحریر ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ کتاب کو طبع کرنے سے پہلے اس کی زبان میں یکسانیت پیدا کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔

۲۔ کتاب میں حوالہ جات کا یکساں نظام نہیں ہے۔ نیز بعض مقالات کے متن میں حوالہ کا نمبر درج ہے۔ لیکن مقررہ جگہ حوالہ درج نہیں ہے۔

۳۔ بعض مقالات میں حوالہ جات آخر میں درج ہیں بعض میں مقالہ کے زیریں صفحات پر۔ اس طرح دو مقالات میں فہرست مصادر شامل ہے۔ جبکہ باقی مقالات میں فہرست مصادر شامل نہیں ہے۔

۴۔ سیمینار میں شرکاء کی فہرست شامل اشاعت نہیں نہ ہی ابتدائی' اختتامی یا صدارتی خطبات شامل اشاعت ہیں۔ اس لئے یہ کتاب سیمینار کی کارروائی کم اور مقالات کا مجموعہ زیادہ ہے۔

۵۔ پانچویں مقالہ "اسلامی میراث میں اسرائیلیات" کا اصل موضوع سے کوئی تعلق معلوم نہیں ہوتا ہے یہ محض بھرتی کا مقالہ ہے۔

۶۔ کتاب کا ظاہری حسن بھی سیرت طیبہ کے شایان شان نہیں۔

مجموعی طور پر یہ کتاب ادب سیرت میں مفید اضافہ ہے۔ جس کے ذریعے سے لیبیا اور اس کے گردونواح کے ممالک کے اہل علم کے افکار و نظریات سے واقفیت حاصل ہوتی ہے اور اس خطہ میں سیرت طیبہ کے موضوع پر فکری اور علمی خدمات کا علم ہوتا ہے۔

ڈاکٹر محمد طفیل

☐☐☐